CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

SIRF TUM | By Aliya Khan (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ پارک میں بیٹھی کتاب پڑھی تھی کہ اچانک اس کے ہاتھ سے کِسی نے کتاب چھین لی----

اس نے جھٹ سے پیچھے دیکھا

****

دودھ کی طرح سُفید چہرہ بادامی آنکھیں ان میں بھرا کاجل حِجاب لیے اور گِرے کلر کا فروک جس پر گولڈن کڑائی کا کام ہُوا تھا وہ کِسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی

یار عالیہ ایسے تو نہ دیکھو کبھی تم بھی

ابھی نادیہ اپنا جملہ پورا کرنے ہی والی تھی کہ عالیہ نے غصے میں نادیہ کے ہاتھ سے بُک چھین لی

میں نے کتنی بار کہا ہے کے پڑھائی ٹائم مجھے تنگ مت کیا کرو پھر بھی تم

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی وہ باتیں ہی کرہی تھی کے ثناء ان کے پاس آئ ی

ہیلو گرلز کیسی ہو !!!

ثناء عالیہ اور نادیہ ان تینوں کی بہت اچھی دوستی تھی لیکن ثناء اب یونیورسٹی نہیں آتی تھی کیونکہ اس کی شادی ہورہی تھی

تم یہاں کیسے ثناء نادیہ نے حیرت سے پوچھا

وہ میں تم دونوں کو انوائیٹ کرنے آئ ی تھی

انوائیٹ?? عالیہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا--------

ہمممم میری اینگیجمینٹ پارٹی ہے اور تم دونوں کو آنا ہے

سوری میں نہیں آسکتی عالیہ نے جھٹ سے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار تمھیں آنا پڑے گا ورنہ میں سمجھوں گی کے تم مجھے دوست نہیں مانتی !!!

تمھیں۔آنا ہوگا اور تمھیں بھی نادیا۔۔۔ اچھا میں چلتی ہوں تم لوگ ضرور آنا ہااں بائے۔۔ثناء ان کو خدا حافظ کہہ کر چلدی۔۔

****

نادیہ تم چلی جانا تمھیں پتا ہے نا مجھے فنکشنس اور پارٹیس وغیرہ بلکل پسند نہیں عالیہ نے بینچ پر بیٹھتے کہا

باتیں کرتے کرتے اسکی نظر اپنی کلائی پر بندھی واچ پر پڑی جو پورے تین بجا رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارررررے اتنا ٹائم ہوگیا وہ زور سے چلائی‑۔ امی ویٹ کرہی ہوگی میں چلتی ہوں تم سے بعد میں بات ہوگی ۔۔عالیہ بھاگی بھاگی گھر کی طرف جانے لگی۔

اسنے گھر آکر کھانا کھایا عصر کی نماز ادا کی اور پھر بُک پڑھنے لگی

علی یار تم اپنے دوست کو بھول گۓ ہونہ کب سے فون کرہا ہوں یہ آٹھویں کال ہے میری ۔۔اسد نے ناراضگی ظاہر کی۔۔۔

اسد بات تو سن علی نے ماصومیت سے کہا

میں میٹینگ میں بزی تھا!!اسنے اسد کو صاف بتایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو علی میری بہن کی اینگیجمینٹ پارٹی ہے اور تو آئے گا میں تب ہی تجھسے بات کروں گا

اسسد میں نہیں علی اتنا ہی بول سکا کیونکہ اسد نے فون کاٹ دیا تھا......

کس کا فون تھا بیٹا شازیہ بیگم نے اسے دودھ کا گلاس دیتے ہوئے پوچھا

ماما وہ اسد تھا ناراض ہے مجھسے اسکی بہن کی اینگیجمینٹ ہے اسنے کہا ہے کے آنا ضرور

ہاں علی تم جاو کل کی میٹینگ تمھارے پاپا دیکھ لینگے شازیہ بیگم نے اسکے ہاتھ سے گلاس لیتے ہوئے کہا

علی کی فیملی یہی تھی عثمان صاحب ایک جانے مانے بزنیس مین تھے اور علی ایک ہی تھا اپنے امی ابو کا لاڈلا اب وہ عثمان صاحب کی طرح بزنیس مین بن گیا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****_**************

ویسے علی اپنی پرینسیس ڈھونڈی یا نہیں شاید تمھیں کل کی پارٹی میں مل جاۓ شازیہ بیگم شرارت۔سے بولی

لیکن عنقریب یہ بات سچ بھی ہونے والی تھی شاید علی کو اپنی پرینسیس مل جاۓ

ہمم علی نے جھٹ سے شازیہ کو اٹھایا اور گھمانے لگا

ماما میری پرینسیس تو آپ ہو

شازیہ بیگم۔ہنسنے لگی علی چھوڑو تمھارے ابو بلارہے ہے

****

جس طرح علی لاڈلا تھا اسے بھی زیادہ عالیہ تھی

اسلام علیکم امی جان با با جانی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رشیدہ اور اقبال صاحب جو بیٹھے باتیں کرہے تھے عالیہ کو دیکھ کے خوش ہوئے

آؤ نا عالیہ اقبال صاحب نے اسے اپنے پاس بٹھایا

امی جان بابا جانی مجھے آپ دونوں کی پرمیشن چاہیے اس نے بڑی معصومیت سے کہا

کیسی پرمیشن رشیدہ بیگم نے سوال کیا

امی وہ ثناء کی اینگیجمینٹ پارٹی ہے میں تو نہیں جانا چاہتی تھی لیکن کچھ دیر پہلے نادیہ کی کال آئ‌ی وہ ضد کرہی ہی کے میرے ساتھ چلو تو کیا میں ۔وہ بولتے بولتے رکی----

ہاں بیٹا اطمینان سے جاو اقبال صاحب بولے

شکریہ آپ دونوں کا امی ابو اتنا کہہ کر عالیہ چلی گ‌ئی

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلیک پینٹ شرٹ جو اسکے دودھ جیسے رنگ پر بہت جچ رہی تھی ہلکی سی شیو ماتھے پر بکھرے بال وہ کسی راج گھرانے کا شہزادہ لگ رہا تھا

اسد میں آگیا اب تو مان جا ورنہ میں جارہا ہوں جیسے ہی وہ مڑا اسکی نظر ثناء کے سامنے کھڑی ہوئی لڑکی پر پڑی

-.........

ڈارک پینک کلر کا فراک پہنے کُھلے بال جو کمر تک آرہے تھے نِادیہ نے زبردستی عالیہ کے بال کھلوائے تھے ورنہ وہ ہمیشہ حجاب لیتی تھی

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھینکس یار تم دونوں آئی مجھے بہت اچھا لگا اب کی بار

ثناء نے کہا ہمم دوستی جو کی ہے نبھانی تو پڑے گی نہ

**********_*************

اچھا ٹھیک ہے مان گیا میں اس بار اسد نے بھی وہاں

دیکھا اسے بھی وہی خوبصورت لڑکی دکھی لیکن اسکی

نظر عالیہ پر نہیں بلکہ نادیہ پر تھی کیونکہ وہ دونوں

بہت پیاری لگ رہی تھی

اوئے عالوں !!!نادیہ نے عالیہ کے کان میں چپکے سے کہا۔

ہمم عالیہ نے کہا

یار وہ دیکھو لڑکا کتنا ہینڈسم ہے نادیہ نے اسد کی طرف

اشارہ کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسد بھی بار بار اپنی نظروں کا رُخ نادیہ کی طرف پھیر رہا تھا جبکہ علی نے عالیہ کو صرف ایک ہی بار دیکھا تھا اور اسے پتا تھا کے ابھی وہ ایک دوسرے کے لیے نا محرم ہے

چھوڑو یار اِسے یہ لڑکے ہوتے ہی ایسے ہے

ثناء ہمم چلتے ہے بہت دیر ہوگئی ہے عالیہ نے ثناء سے کہا اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ.....

ثناء نے زیادہ فورس نہیں کیا انہیں کیونکہ اسے پتا تھا کے بہت دیر ہوگئی ہے عالیہ نہیں رُکے گی

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دونوں جا ہی رہی تھی کے ثناۓ نے انھیں آواز دی

نِدا اور عالیہ وہی رُک گٸ

تم دونوں جاؤگی کیسے گھر؟؟ثناء نے فکرمندی سے پوچھا

ٹیکسی سے نِادیہ نے جلدی سے کہا

نہیں دیر ہوگٸی ہے اور تم لوگوں کو پتا ہے آج کل کے حادثوں کا --------------

تو ثناۓ ہم کیسے جاۓ عالیہ نے پوچھا-------

ثناۓ نے اپنے بھاٸی کو آواز دی

بھاٸی اسسد بھاٸی

ہمم آیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسد اور علی دونوں آگۓ

ہاں بولو ثنا اسد نے اپنی بہن سے پوچھا----

بھائی آپ پلیز ان دونوں کو ان کے گھر چھوڑدے اس نے التجا کی----------

ثناء ہم چلے جائینگے تم فکر نہ کرو اب کی بار عالیہ نے کہا

نہیں نِادیہ نے فورن سے کہا ---چلو نا چلتے ہے عالیہ تمھیں بھی دیر ہورہی ہے نا ---اسے بھی اسد اچھا لگنے لگا تھا---

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نادیہ اور اسد کے پیار کی شروعات ہورہی تھی

ساتھ ہی ساتھ علی کے دل میں عالیہ کے لیے جذبات پیدا ہورہے تھے

****

اب وہ چاروں کار میں بیٹھ گ ئے تھے

آپ دونوں کا نام??اسد نے بات کی شروعات کی------

میں نادیہ ہوں اور یہ عالیہ ۔۔اینڈ یوور نیم?نادیہ نے اسے وہی سوال کی-------

اسد اور یہ میرا دوست علی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ویسے نادیہ جی کچھ لوگ بول نہیں رہے بس ہماری باتیں ہی سُنے گے کیا علی نے شرارت سے بولا جس پر پہلی بار عالیہ نے علی کو دیکھا اسکی ایک بیٹ مِس ہوئی

ان کا گھر آگیا وہ گاڑی سے اتر گئی

اچانک علی نے عالیہ کو آواز دی

سنےےے !!!

عالیہ علی کی آواز سن کے رک گئی

علی اسکے سامنے آیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آپ اپنا پَرس کار میں ہی بھول آئی تھی

علی نے اسکو پرس دیتے ہوئے کہا

!!! اووہ میں تھو بھول گئی شکریہ آپ کا

ہمم کوئی بات نہیں علی نے مسکراتے ہوئے کہا------

اوکے

****

علی تجھے کیسی لگی وہ لڑکی مطلب نِادیہ مجھے تو بہت اچھی لگی

اور شاید میں بھی اسے پسند ہوں

اررے واہ پہلی نظر کا پیار ہوگیا تجھے اسد اوئے ہوئے

علی کوئی قصر نا چھوڑتا تھا اسد کو تنگ کرنے میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
SIRF TUM | By Aliya Khan (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

دیکھ علی مجھے پتا ہے وہ عالیہ تمھیں وہ اچھی لگی میں نے دیکھا کیسے بھاگ کے اسکو پرس دینے گئے تم

اب کی بار اسد نے علی کو چپ کروادیا

اسد ایسا بھی نہیں ہے پرس نا دیتا تو وہ بیچاری پریشان ہوتی اور چور تجھے سمجھتی کیونکہ مجھ جیسا شریف انسان اور چوری نا بابا نا

علی شرارت سے بولا

اچھا اب بکواس نا کر سب سمجھتا ہوں میں اسد نے چڑ کر بولا

وہ کہتے ہیں نا پیار دو قسم کا ہوتا ہے اظہار کا اور خاموشی کا جو دل ہی دل میں ہوتا ہے علی اور عالیہ کا بھی ایسا پیار تھا خاموش پیار

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

نئی صبح کا آغاز ہوا عالیہ جو خاموش سی رہتی اب صبح ہی صبح اسکے ہونٹوں پر ایک مسکان تھی وہ خود سمجھ نہیں پارہی تھی کے آج اتنی خوش کیوں ہے

اقبال صاحب اور رشیدہ بیگم ہال میں بیٹھے تھے

السلام علیکم امی جان بابا جانی

عالیہ دوڑتی ہوئی آکر ان کے پاس بیٹھ گئی

بیٹا ایسے ہی ہمیشہ خوش رہا کرو ویسے اس خوشی کی وجہ اقبال صاحب نے سوال کیا

****

امی جان بابا جانی میں بہت خوش قسمت ہوں جو آپ دونوں مجھے ملے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ دونوں

کا سایہ ہمیشہ مجھ پر بنا رہے

عالیہ نے ان کے ہاتھ پر کِس کرتے ہوئے کہا

لیکن عالیہ ہم ہمیشہ توتمھارے ساتھ نہیں رہ پائے گے نہ

رشیدہ بیگم نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

عالیہ ہماری خاہش ہے کے اپنی بیٹی کو اپنے خود کے گھر میں دیکھے تاکہ ہم دنیا فانی سے چلے بھی جاۓ تو ہماری بیٹی کو سنبھالنے والا کوئی ہو

****

عالیہ کی آنکھیں نم ہوگی وہ اپنی امی کی گود میں اپنا سر رکھ کر رونے لگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امی جان پلیز ایسا نہ بولے آپ دونوں میری دنیا ہو اقبال صاحب بھی عالیہ کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے

عالیہ ایک دم اٹھی ان دونوں کا ہاتھ پکڑ کروعدہ کرنے لگیی آپ وعدہ کرو دونوں آپ دونوں میری زندگی ہو آئیندہ ایسا نہیں بولوگے آپ

اچھا گڑیا چپ ہوجاؤ رو مت پلیز رشیدہ نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا

**********_***************************

واقعی دنیا میں ایک ہمارے والدین ہی تو ہے جو ہمیشہ اپنی اولاد کا بھلا سوچتے ہے ان کے لیے اولاد بوجھ نہیں ہوتی بس وہ چاہتے ہے کہ اگر وہ دنیا فانی سے چلے بھی جائے تو کوئی ہو جو انھیں سنبھالے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی کی بھی کچھ ایسی ہی حالت تھی رات تین دفعہ خواب میں وہ عالیہ کو دیکھ چکا تھا عصر کی آذان ہوئی اسنے جلدی سے نماز ادا کی اور دعا مانگی

یا اللہ تو رحمٰن ہے رحیم ہے تو وحدہ لاشریک ہے تو خالق ہے مالک ہے یا اللہ تو ہمیں گناہوں سے بچا ہمیں سیدھا راستہ دکھا

ہمارے گناہ معاف فرما ایسے اسنے سب کے لییے دعا کی اپنی پرینسیس کو مانگا

علی بھلے ہی باہر سے پڑھ کر آیا تھا لیکن عثمان صاحب اور شازیہ بیگم نے اسے بہت اچھی تربیت دی تھی وہ سب کی دل سے عزت کرتا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

ثناء کا فون بج رہا تھا لیکن ثناء کمرے میں نہیں تھی اسد اپنے کمرے کی طرف جارہا تھا فون کی گھنٹی سن کے رک گیا وہ کمرے میں آیا فون مسلسل بج رہا تھا اسنے موبائل دیکھا تو نادیہ کالینگ لکھا تھا اسنے خوشی سے فون اٹھایا

ہیلو ثناء میں کب سے فون کرہی ہوں کہا تھی تم

میں ثناء نہیں اسد بول رہا ہوں

نادیہ جو کب سے بولے جارہی تھی ایک دم چپ ہوگئی

ثناء کہا ہے ندا نے سوال کیا ثناء کام سے گئی ہے اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جلدی میں اپنا موبائل یہاں بھول گئی ہے آپ کو کچھ کام تھا ثناء سے؟؟؟اسد نے پوچھا

نہیں.. کہہ کر نادیہ موبائل بند کرنے لگی ہی تھی کے اسد نے اسکو بُلایا

نادیہ کل آپ بہت پیاری لگ رہی تھی

نادیہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی اسنے فورن کال کٹ کرلی

یار یہ لڑکیاں بھی نہ اف شرماتے ہوئے اور بھی کیوٹ لگتی ہے اسد نے فون رکھا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روز کی طرح آج بھی شازیہ بیگم دودھ دینے آئی اور علی سے پوچھنے لگی

کیسی رہی پارٹی بیٹا اور تمھیں اپنی پرینسیس ملی

علی کو جھٹ سے عالیہ یاد آگئی

نہیں ماما کوئی نہیں علی اپنی موم کو سرپرائز دینا چاہتا تھا لیکن اسے نہیں پتا تھا کے کب اور کن حالاتوں میں اسے عالیہ ملے گی

*****_****************************

وہ کہتے ہے نہ کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے عالیہ کے ساتھ بھی یہی ہونے والا تھا عالیہ اقبال صاحب ا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور رشیدہ بیگم روز کی طرح آج بھی ساتھ بیٹھ کر بریک فاسٹ کرہے تھے آج عالیہ کا دل صبح سے بہت گھبرا رہا تھا اسے لگ رہا تھاے آج کچھ برا ہونے والا ہے

میرا تو ناشتا ہوگیا میں چلتا ہوں آفس اقبال صاحب ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولے

اقبال صاحب رکے رشیدہ نے ان کو روکا

آپ مجھے بھی ڈراپ کردے مجھے بازار سے کچھ سامان لینا ہے

اقبال صاحب بولے ٹھیک ہے چلو

رشیدہ بیگم اور اقبال صاحب جا ہی رہے تھے کہ عالیہ نے جلدی سے اٹھ کر امی کو ہگ کر لیا اسکادل چاہ رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے وہ آج اپنے ابو امی کو کہی نہ جانے دے اسکا دل بہت
بے چین ہورہا تھا

****

عالیہ میری گڑیا رو مت تم تو بہت ہمت والی ہو کمزور مت
بنو مجھے بہت درد ہوتا ہے جب تم روتی ہو تو ہم
آجائینگے واپس تم تھوڑی دیر نادیہ کو بلا لو

جی امی

اب عالیہ ان دونوں کو جاتا دیکھ رہی تھی

عالیہ تم ٹینشن مت لو ان شاء اللہ تمہارے ابو امی جلدی
آجائینگے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نادیہ اب عالیہ کے ساتھ تھی کیونکہ عالیہ نے نادیہ کو اپنی امی کے کہنے پر بلوا لیا تھا اور اسے بھی سہارے کی ضرورت تھی

عالیہ کا فون بجنے لگا اسنے جلدی سے کال اٹینڈ کی ۔۔ہیلو

مس عالیہ بول رہی ہے علی نے جھٹ سے کہا

جی

آپ جلدی سے ہوسپیٹل آجاۓ آپکے امی ابو یہاں ہے

علی عالیہ کو بتا ہی رہا تھاکے عالیہ کا موبائل بند ہوگیا

عالیہ نے بہت کوشش کی فون چلانے کی لیکن فون نہیں چلا اور رونے لگی

کیا ہوا عالیہ بتاؤ اور پلیز تم رو مت

نادیہ نے عالیہ کے آنسو صاف کرتے ہوۓ کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی کا فون تھا اسنےکہا جلدی سے ہوسپیٹل آجاؤ میرے امےی ابو وہاں عالیہ نے سسکیاں بھرتے نادیہ کو سب بتایا اور جلدی سے ہوسپیٹل کی طرف جانے لگی نادیہ بھی اسکے ساتھ ہی تھی

****

وہ جیسے ہی ہوسپیٹل پہنچی سآئ‌ی سی یو کے باہر علی کو دیکھا جو میڈیسن لے کے کمرے میں واخل ہورھا تھا

نادیہ اور عالیہ بھی تیزی سے کمرے کی طرف چلدی

اقبال صاحب بیڈ پر لیٹے ہوۓ تھے ان کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئ‌ی تھی ان کے ساتھ ہی رشیدہ بیگم بھی بیٹھی تھی انہیں بھی تھوری بہت چوٹیں آئ‌ی تھی اور دوسری طرف علی کی فیملی کھڑی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دوڑتی ہوئی اپنے بابا کے پاس آئی اور اپنے بابا کو

ایسی حالت میں دیکھ کر بہت رونے لگی

بابا جای یہ کیسے ہوا آپ ٹھیک ہے نا

رشیدہ نے آکر عالیہ کو سنبھالا

امی یہ کیسے ہوا اور آپ ٹھیک ہے نا بولے نہ امی

ہمم بیٹا ہماری گاڑی کے بریکس کام نہیں کرہے تھے

راستے میں ہماری گاڑی ایک پیڑ میں جا لگی اور تمہارے

ابو زخمی ہوگۓ علی نے انہیں دیکھا اور یہ اچھے لوگ

ہمیں اسپتال لے آئے پہلی بار عالیہ نے علی کو پیار سے

دیکھا رشیدہ نے عالیہ کو سب بتایا

****

اقبال صاحب نے عالیہ کو بلایا

عالیہ میری بچی عالیہ فورن ان کے پاس آکر بیٹھ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب کمرے سے باہر تھے صرف عالیہ کی فیملی تھی

عالیہ میری پیاری گڑیا تمھیں خاہش تھی نہ کے ہم بھی حج کرے اس لیۓ ہم اگلے مہینے حج پر جارہے ہیں

واہ سچ میں ابو

ہاں بیٹا لیکن ہمیں تمھاری بھی فکر ہے تم کہاں رہوگی

رشیدہ نے پریشان ہوتے ہوۓ کہا

ہماری بیٹی بلکل محفوظ رہے گی میں نے اسکا محافظ ڈھونڈ لیا ہے جو ہماری عالیہ کا پورا دیہان رکھے گا

کون رشیدہ نے حیرت سے پوچھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے دوست کے بیٹے سے میں نے عالیہ کا نکاح تہہ کیا

ہے علی سے کیونکہ عثمان صاحب پر ہمیں یقین ہے کے

وہ عالیہ کو اپنی بیٹی کی طرح پیار دیگا تھوری دیر پہلے

میرے ان سے بات ہوئی اور انکی فیملی بھی راضی ہے

اقبال صاحب اور عثمان صاحب دونوں دوست تھے لیکن

میٹرک پاس ہونے قے بعد وہ ایک دوسرے سے بہت کم

ملتے تھے اور آج ان دونوں کی ملاقات ہوئی تھی جب

رشیدہ باہر شازیہ کے ساتھ کھڑی تھی

*******_********************************

عالیہ اور علی کا نکاح کل ہوگا اقبال صاحب نے سب کو

بتایا عالیہ جیسے ہی باہر نکلی اچانک علی سے ٹکرا

گئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
SIRF TUM | By Aliya Khan (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ دیہاں سے۔نہیں چل سکتے عالیہ نے غصے میں علی کو دیکھا

ہممم سوری میں نے آپکو دیکھا نہیں

اوکے عالیہ نے بس اتنا کہا اور وہاں سے چلی گئی

عالیہ بہت ضدی تھی وہ خود ہی مان نہیں پارہی تھی کے اسے بھی پیار ہوگیا ہے لیکن ایک طرف سے وہ خوش بھی تھی کیونکہ ایک اچھا ہمسفر اسے ملنے والا تھا وہ لڑکا جس نے اسکے امی ابو کو بچایا

****

اوئے ہوئے علی مَن میں لڈو پھوٹ رہے ہونگے آخر صاحب زادے کی شادی جو ہے کل اسد کوئی موقع نہیں چھوڑتا تھا علی کو چڑانے میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چپ کر اسداور گاڑی چلا علی نے اسد کو ڈانٹا اور خود

آنکھیں بند کرکے اپنی عالیہ کو محسوس کرنے لگا

اگلے دن اقبال صاحب بھی ہوسپیٹل سے ڈِس چارج ہوکر

گھر آگئے

شام کا وقت تھا عالیہ کی فیملی اور علی کی فیملی دونوں

ایک ساتھ تھی نادیہ بھی کمرے میں عالیہ کو تیار کرہی

تھی وہ بھی بہت خوش تھی عالیہ بھی دل ہی دل میں خوش

تھی

علی جو بے صبری سے عالیہ کا انتظار کرہا تھا اچانک

عالیہ کو دیکھ کر سن سا ہوگیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پرپل کلر کا فراک پہنے اچھی طرح حجاب لیے وہ معصوم پری لگ رہی تھی

علی بھی کچھ کم نہیں لگ رہا تھا آج اس نے وائیٹ کلر کی شلوار قمیض پہنے وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا

اور اسی طرح ان کا نکاح ہوگیا اب وہ ایک دوسرے کے لیۓ محرم تھے

کیونکہ نکاح کے بغیر کوئی محبت حلال نہیں ہوتی نکاح کا بندھن ایسا ہوتا ہے جب یہ جڑ جاتا ہے تو اللہ میاں بیوی کی۔محبت اور بھی بڑا دیتا ہے

اور طے ہوا کے جس دن اقبال صاحب اور رشیدہ بیگم حج پے جائینگے اسی دن عالیہ اپنے شوہر کے گھر جائیگی

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا ہم چلتے ہے عثمان صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا اب کی بار شازیہ بیگم نے عالیہ کے پاس آکر اسکے ماتھے پے کس کیا شازیہ بیگم کو تو وہ بہت اچھی لگنے لگ گئی تھے علی نے ایک نظر عالیہ کو دیکھا اور وہ سب وہاں سے چلدیے

****

اسد اور علی آفس سے واپس گھر آرہے تھے

کیا تمھاری شادی اسد نے جب علی کو اپنی شادی کا کارڈ دیا تو وہ حیران ہوگیا

علی تو ناراض مت ہونا میں تمھیں سرپرائز دینا چاہتا تھا

پلیز مان جا نا یہ دیکھ میں نے کان بھی پکڑ لیے اپنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا یار ٹھیک ہے علی نے اسکے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا مےں آؤنگا اپنے جگر کی شادی پر علی نے کہا۔

عالیہ کو نادیہ نے پہلے ہی سب بتا دیا تھا جب اسد اور اسکی امی اسکا رشتہ لینے آئی تھی

آج نادیہ کی شادی تھی عالیہ بھی صبح سے ہی ندا کے پاس تھی

ابھی عالیہ لان میں تھی ڈیکوریشن کو دیکھ رہی تھی

اچانک کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی کِچن سے عالیہ کِچن کی طرف دیکھنے چلی گئی

ویٹر یہ کیا ہے ڈھنگ سے کام نہیں کرنے آتا اور یہ کیا ہے اتنا بڑا بوکس اس میں ہے کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ بوکس کو کھولنے ہی لگی تھی کے علی نے اسکے دونوں ہاتھ پیچھے کر کے اسے زور سے پکڑ لیأ....

عالیہ اب غصے میں سرخ ہوگئ‌ی چھوڑو بے شرم انسان اگر میرے ہسبینڈ نے دیکھ لیا تو تمھارا ایسا حشر کرے گا کے تم سوچ بھی نھیں سکتے

وہ علی کو پہچان نہیں پارہی تھی کیونکہ اسنے بڑی کیپ کالا چشما اور نکلی مونچھ لگائ‌ی ہوئ‌ی تھی

****

اگر میں کہوں کے میں ہی آپکا شوہر ہوں تو

وہ اسکے کان کے پاس جھکا اور آہستہ سے بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مِسس عالیہ یہ گفٹ آپ کے لیۓ کیونکہ میں نے نکاح پر
بھی آپکو کچھ نہیں دیا تھا آپ آج یہ پہننا اور آۓ لو یوں یہ
کہہ کر علی باہر نکل گیا

عالیہ جو شرم کے مارے آنکھیں نہیں کھل پارہی تھی اسنے
جھٹ سے آنکھیں کھولی پورا کچن دیکھا لیکن علی جا
چکا تھا اب عالیہ کو سکون ملا

افف یہ بھی نہ میں کیسے رہوں گی اس کے ساتھ افف اللہ
اتنا کہہ کر وہ بھی کچن سے باہر نکل آئی

آج نادیہ اور اسد کی شادی تھی سب ہی بہت خوش تھے
عالیہ بھی خوش تھی اپنے اور علی کے رشتہ سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ نے وہی ڈریس پہنی تھی جو علی نے اسے گفٹ دی تھی ریڈ کلر کا فراک جس پر گولڈن کڑائی ہوئی تھی گولڈن سینڈل اور ایئرینگس وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

میں بہت ہی پیاری لگ dress عالیہ علی کے دیے ہوئے رہی تھی عالیہ نادیہ کو نیچے لارہی تھی دونوں کسی راج گھرانے کی راج کماریاں لگ رہی تھی سب کی نظریں جیسے ان پے جم گئی تھی

اسد تجھ پر تو آج برف گر رہی ہے دھیان سے میری بھابھی کو نظر مپ لگادینا علی نے اسد کو چِڑایا اچھا اب علی اگر تم نے عالیہ بھابی کو دیکھا نا تو یہی تمھیں مار دونگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اللہ کے کرم سے دونوں کا نکاح ہوگیا انھوں نے اپنی

نئی زندگی کا آغاز کرلیا وہ بھی محبت سے

*****************__***********

آج سب عالیہ کے گھر موجود تھے کیونکہ آج عالیہ کی

رخصتی تھی اور اسکے امی ابو بھی خیر سے حج پر

جارہے تھے عالیہ نے صبح ہی ان کی پیکینگ کرلی تھی

بھی تھی کیونکہ اس کے sad آج عالیہ خوش تھی لیکن

امی ابو اسے دور جارہے تھے وہ کمرے میں انکا سامان

لینے آئی رشیدہ بیگم عالیہ کے پاس آئی

امی آپ میں لے کر آرہی ہوں سامان

عالیہ بیٹا تم خوش ہونا ہمارے جانے سے رشیدہ بیگم نے

اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی امی جان میں بہت خوش ہوں کے آپ اور ابو حج پر جارہے ہو عالیہ نے انھیں تسلی دی

تو بیٹا میری ایک بات مانوگی

جی امی حکم کرے

بیٹا آج سے تم اپنے شوہر کے گھر جارہی ہو عثمان صاحب اور شازیہ بہت اچھے ہیں اور علی بہی

علی کا نام سنتے ہی عالیہ کی آنکھیں شرم سے جھک گئی

بیٹا ان کا بہت خیال رکھنا اب تمھارا شوہر تمھارے لیے سب کچھ ہے

ابھی وہ باتیں ہی کرہی تھی کے علی نے دروازہ نوک کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے علی بیٹا آؤ نا رشیدہ نے علی کو دیکھ کر کہا

جی آنٹی وہ آپکو نیچے سب بلارہے ہے علی نے اندر آتے ہوئے کہا

جی میں جاتی ہوں اور رشیدہ کمرے سے باہر نکل گئی

عالیہ بھی تیزی سے نکل گئی علی بھی اسکے پیچھے چلا آیا

چھوڑنے آئے airport رشیدہ بیگم اور اقبال صاحب کو سب سے نکل گئے flight تھے اور خیر سے اب وہ

عالیہ بیٹا چلے شازیہ بیگم نے عالیہ کو کہا

عالیہ نے ہاں میں سر ہلایا اور انکے ساتھ چلدی

سب گھر پہنچے عثان صاحب سیدھا اپنے روم میں چلے گئے علی کو بھی شازیہ نے روم میں جانے کو کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ بیٹا تم خود کو اکیلی مت سمجھنا تم مجھے بھی اپنی مَما کی طرح ہی سمجھنا ٹھیک ہے بیٹا شازیہ بیگم نے بھی اسے پیار کرتے ہوئے کہا جی ماما ٹھیک ہے

کیا کیا کہا تم نے بیٹا شازیہ نے حیرت سے پوچھا

میں نے کہا ٹھیک ہے ماما اب آپنے ہی بولا نا کے مجھے اپنی ماما سمجھو تو اس لیۓ آپ میری ماما ہوئی نا عالیہ نے انکے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

شازیہ بیگم نے اسے گلے لگالیا

اچھا بیٹا تم آرام کرو جاکے

عالیہ جیسے ہےی روم میں داخل ہوئی سامنے ہی بیڈ پر بیٹھے علی کو دیکھا جو بے صبری سے بیٹھا عالیہ کا ویٹ کرہا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
SIRF TUM | By Aliya Khan (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے چادر اٹھائی اور صوفے پر لیٹنے ہی لگی تھی

کے علی نے اسے روک لیا

اارے ارے یہ کیا کرہی ہے آپ بیڈ پر آکے سوجائے میں

یہی صوفے پر سوجاؤں گا جب آپکی اجازت ہوگی تب ہی

میں بھی بیڈ پر

عالیہ نے جھٹ سے بولا نہیں نہیں میں یہی سوجاؤنگی

آپ بیڈ پر سوجائے وہ صوفے پر چادر اوڑھ کر لیٹ

گئی

*********************____***************

علی بیڈ سے اٹھا اور آکر اسکی چادر کو کھینچا عالیہ کچھ

بولتی اسے پہلی علی نے اسے کہا یہ آپکے شوہر کا حکم

ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ بھی سیدھی طرح بیڈ پر جاکے سوگئ‌ی اور علی صوفے پے لیٹ گیا لیکن علی نے عالیہ کو اپنی نظروں کے قید میں لے لیا تھا جبکہ عالیہ بے خبر سی سوئ‌ی ہوئ‌ی تھی

*****************_****************

اگلی صبح علی اٹھا تو اسے وہ رات کو ہونے والا واقعہ یاد آیا

جب عالیہ پانی پینے اٹھی تھی کے کسی کے گرنے کے آواز آئ‌ی عالیہ نے مڑ کر دیکھا تو علی صوفے سے نیچے گر گیا تھا تو عالیہ بہت ہنسی تھی اور علی بھی عالیہ کو ہنستا دیکھ کر خوش ہورہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھا کے عالیہ نے آکر اسکے

سامنے چاۓ کا کپ رکھ دیا اسنے ایک نظر عالیہ کو دیکھا

تو وہ دیکھتا ہی رہ گیا پرپل کلر کا فراک بالوں کی گیلی

گیلی لٹیں جو نیچے جھکنے سے آگے آرہی تھی

علی فریش ہوکے آیا اور بیڈ پر بیٹھ کر لیپ ٹوپ پر کچھ

کام کرنے لگا کافی دنوں سے اسنے کام نہیں دیکھا تھا

پہنے کی کوشش necklace عالیہ جو کب سے آئینے پے

مےں لگی تھی

افف یہ بند کیوں نہیں ہورہا آخر

علی جو بیڈ پر بیٹھا کام کرہا تھا لیکن اسکی نظریں عالیہ

کو اپنی گرفت میں لی ہوئی تھی

may i help you

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
SIRF TUM | By Aliya Khan (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

no thanks

عالیہ نے بس اتنا کہا اور پھر نیکلیس بند کرنے میں لگ گئی

****

علی بیڈ سے اٹھ کر عالیہ کے پاس آیا

دیکھیے پرینسیس مجھے بند کرنے دے

میں نے کہا نا میں خود ابھی وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کے علی نے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا

عالیہ نے گھبرا کر اپنی آنکھیں جھکالی

علی اب عالیہ کا نیکلیس بند کرہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ میڈم آپ مان کیوں نہیں لیتی کے آپ بھی مجھ سے پیار کرتی ہے

عالیہ نے علی کی آنکھوں میں دیکھا تو اسے اپنے لیے پیا ہی پیار نظر آیا عالیہ نے علی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

ہاں عالیہ نے کہا

کیا کیا کہا علی نے خوش ہوتے ہوئے کہا

ہاں مطلب نہیں مطلب کچھ نہیں مجھے چھوڑے علی اسنے گھبراہٹ سے کہا وہ تھی ہی اتنی ذدی کیسے کرتی اپنی محبت کا اظہار

عالیہ خود کو چھڑواکے علی سے جا ہی رہی تھی کے اسکا ڈوپٹہ کسی نے پکڑ لیا یہ عالیہ کو لگا اسنے پیچھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مڑ کر دیکھا تو اسکا ڈوپٹہ علی نے نہیں بلکہ علی کی واچ

نے پکڑا ہوا تھا

علی نے اسکا ڈوپٹہ اپنی واچ سے چھڑایا اور ہونٹوں پر

مسکراہٹ لیے کمرے سے باہر نکل گیا

****

عالیہ بھی کمرے سے باہر کی طرف نکل ہی رہی تھی کے

نمبر unknown اسکا فون بنے لگا اسنے کال دیکھی جو

سے تھی اسنے کال attend ki

ہیلو کون بول رہا ہے

میں عالیہ احسن بول رہا ہوں

عالیہ نے جب یہ سنا تو اسکے ہوش ہی اڑ گـئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم نہیں تم احسن نہیں ہوسکتے نہیں تم تو کار ایکسیڈینٹ کی وجہ سے قومہ میں چلے گۓ تھے نہ عالیہ بہت گھبرائ‍ی ہوئ‍ی تھی

ہاں میری جان لیکن تمھارے پیار نے مجھے نئ‍ی زندگی دے دی ہے اب ہم ہمیشہ ساتھ رہے گے میں بس پہنچ ہی رہا ہوں وہاں تمھارے پاس ہمیشہ ہمیشہ کے لیے

نہیں نہیں عالیہ نے فورن فون بند کردیا اور زمین پے بیٹھ کر رونے لگی

یا اللہ یہ کیسی آزمائ‍ش ہے تو رحم فرما

اگر احسن کو پتا چلا کے میننے شادی کرلی ہے تو وہ علی کو کوئ‍ی نقصان یا اللہ تو میرے علی کو حفظ امان میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رکھنا وہ دعا ہی مانگ رہی تھی کے علی آتا دکھائیی دیا

سر پر پٹی بندھی ہوئیی وہ لڑکھڑاتا ہوا آرہا تھا

عالیہ کا دل اسے اس حالت میں دیکھ کر بُھج سا گیا وہ

ایک دم بھاگ کر علی کے پاس آئیی

علی یہ آپکو کیا ہوا کیسے لگی چوٹ کس نے کیاآپکی یہ

حالت عالیہ علی سے پوچھرہی تھی اسکی آنکھوں سے

آنسو بہتے جارہے تھے

علی نے یہ تو نہیں سوچا تھا کے عالیہ کی ایسی حالت

ہوجاۓ گی

اسنے جلدی سے اپنے کان پکڑ لیے سوری عالیہ پلیز میں

میرا کوئیی ارادہ نہیں تھا آپکو اتنا رلانے کا میں بس دیکھنا

چاہتا تھا کے آپ کو میری کتنی پروا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا آپنے یہ سب جھوٹ آپکو مجھ پر تھورا بھی ترس نہیں آیا آپ کو پتا بھی ہے میری کیا حالت ہوئی ہوگی آپکو علی آپ بہت گندے عالیہ i hate u ایسے دیکھا تو میں غصے سے باہر چلی گئی

ہوگیا علی اب تو تجھے کچھ کرنا ہی sad علی بھی بہت پڑے گا تمھاری پرینسیس تم سے ناراض ہوگئی ہے علی نے بھی عہد لیا کے وہ عالیہ کو منع کر ہی رہے گا

عالیہ ابھی تک علی سے ناراض تھی وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے میں اندھیر تھا اسنے جیسے ہی کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا اچانک لائٹ کھل light on گئی اور اسکے اوپر گلاب کے پھول گرنے لگے جن کی مہک سے اسے بہت سکون مل رہا تھا وہ ابھی گول گول

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جھوم رہی تھی کے کمرے کی سب دیوارو پر چھوٹی چھوٹی لائیٹس کے ساتھ سوری لکھا گیا تھا اور اب ان لائیٹس کو علی نے اون کیا تھا جو ٹھیک عالیہ کے پیچھے اسکو دیکھ رہاتھا

علی اب اسکے قریب آیا وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

علی نے روز اسکے آگے کیا عالیہ جو علی کی آنکھوں میں دیکھتے ہے خود کو بھولتی جارہی تھی اب علی بولنے لگا

عالیہ آئی ایم سوری میں نے آج آپکو بہت ہرٹ کیا لیکن سچ تو یہ ہے کے میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں شروع میں نہیں بول پایا کیونکہ ہم ایک دوسرے کے لیۓ نا محرم تھے لیکن اب تم میری شریک حیات ہو

علی نے عالیہ کے دونوں ہاتھ تھام رکھے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ میری زندگی صرف تم ہو میرا دل میری دھڑکن صرف تم ہو میرا جنون میری منزل میرا عشق صرف تم ہو

علی آج بے جھجک عالیہ سے اپنی محبت کا اظہار کرہا تھا

اور عالیہ کی بھی آنکھیں علی کی باتوں سے نم ہونے لگی

****

عالیہ میں جانتا ہوں تم بھی مجھ سے پیار کرتی ہو پلیز کہہ u love me علی اس سے پیار بھری التجا کرہا دونا کے تھا

عالیہ ابھی کچھ بولنے ہی والی تھی کے علی نے اسکے موں پے ہاتھ رکھ لیا

علی نے اسکو بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی آکے اسکے پاس بیٹھ گیا عالیہ کے گال گلابی ہونے لگے چہرہ شرم سے نیچے جھکا ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ جھٹ سے اٹھی باہر کی طرف جانے ہی لگی تھی

کے علی نے اسکو خود پر گرالیا

علی مجھے چھوڑے مجھے کچن میں جانا ہے علی اسکی

گھبراہٹ دیکھ کر مسکرادیا عالیہ کچھ بولنے ہی والی تھی

کے علی نے اسکو کچھ بولنے کا موقع ہی نہیں دیا

یہ لو پیسے اور جو کہا ہے نا وہ کرنا

احسن نے دو آدمیوں کو پیسے دیتے ہوئے کہا جو کے

killers تھے gunday

اسے اتنی چوٹ پہنچاو کے کبھی بھی میری عالیہ کو نہ

دیکھ سکے عالیہ تم میری ہو صرف میری اگر علی ہی

ہمارے بیچ دیوار ہے تو میں اس دیوار کو ہی گرا دونگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن بڑی   killer tha احسن ایک بہت بڑا رئیس تھا ایک

خاندان کی وجہ سے اسکا پتا اب تک کسی کو نہیوں ملا تھا

لوگوں کو پیسا کھلا کے انکا موں بند کر وا دیتا تھا وہ کالج

میں بھی ایک لڑکی کا مرڈر کرنے آیا تھا اور اسی دوران

عالیہ اور اسکی ٹکر ہوگئی تھی اسی دن سے وہ عالیہ

کے پیچھے پڑا ہوا ہے

****

عالیہ اپنے بال بنا رہی تھی کے اچانک علی نے اپنے بازو

عالیہ کے گرد حائل کر دیے

آج ہم بھی تو اپنی بیگم کا بناؤ سینگار دیکھے

علی شرارت سے بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ نے اپنے گیلے گیلے بال علی کے موں پر مارے اور جھٹ سے پیچھے ہوئی

آپ جاؤ آفس ان سب چیزوں کا ٹائم نہیں اور مجھے ماما بلارہی ہے عالیہ جانے ہی لگی کے اسکا دوپٹہ پھر سے علی کی شرٹ کے بٹن سے اٹک گیا

افف علی ماما بلارہی ہے چھوڑے عالیہ جیسے ہی مڑی تو علی کو دیکھا جسکی شرٹ سے دوپٹہ اٹکا ہوا تھا

افف ایک تو میرے دوپٹے کو سکون نہیں ہوتا جب دیکھو کبھی ان کی واچ سے کبھی شرٹ سے اٹک ہی جاتا ہے

عالیہ دل میں بڑ بڑانے لگی علی اب اسکا دوپٹہ شرٹ سے چھڑا رہا تھا

ہمم یہ دوپٹہ ہیھی تو ہے میرا ساتھی جو ہر وقت مجھ سے جڑا رہتا ہے عالیہ مجھے تو لگتا ہے آپکا دوپٹہ مجھ سے پیار کر بیٹھا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی نے ایسی طرح بولا کے عالیہ کو ہنسی آگئی وہ دونوں ہنسنے لگے

علی اب آفس کی طرف نکل گیا جبکہ عالیہ کچن کے کام میں شازیہ بیگم کی مدد کرانے لگی

****

عالیہ نے ظہر کی نماز ادا کی ابھی وہ دعا مانگ کے اٹھی کے اسکا فون بجنے لگا

ٹون ٹون

ہیلو

عالیہ نے جیسے ہی اگلے کی بات سنی وہ بلکل سن سی ہوگئی موبائل ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا اسکا دل جیسے بند ہوگیا آنکھوں سے مسلسل آنسو گرہے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شازیہ بیگم عالیہ کو ناشتے کے لیے بلانے آئی انھوں نے عالیہ کو دیکھا جو زمین پر بیٹھی تھی

عالیہ بیٹا کیا ہوا بچے شازیہ بیگم نے اسے ہوش میں لایا

ہمم ماما وہ

عالیہ کے موں سے یہ بات نکل ہی نہیں رہی تھی ---

ہاں بیٹا بولو کیا بات ہے

ماما وہ علی اسکے دوست کا فون آیا تھا اسنے کہا کے علی کا ایکسیڈینٹ ہوگیا ہے

شازیہ بیگم کے سر پر جیسے کسی نے بم پھوڑ دیا وہ دونوں جلدی سے ہوسپیٹل پہنچی

ڈاکٹر صاحب علی میرا بیٹا کیسا ہے اب شازیہ نے بےتابی سے پوچھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہے وہ ابھی خطرے سے باہر ہے relaxes دیکھے آپ

دو تین ھنٹوں میں انھیں ہوش آجاۓ گا پھر آپ ان سے مل

لینا ڈاکٹر یہ کہہ کر آگے نکل گۓ عالیہ جیسے ہی علی

کے پاس آئی پھر سے اسکا فون بجنے لگا

ہیلو

عالیہ میں نے کہا تھا نہ تم صرف میری ہو اگر کوئی

اگر علی کے زندگی c ہمارے بیچ آیا تو اسکی خیر نہیں اب

چاہتی ہو تو باہر آو میں ویٹ کرہا ہوں اور پھر اس نے

فون بند کردیا

عالیہ ایک کاغذ پر کچھ لکھ کے باہر کی طرف چلی گئی

علی کو جب ہوش آیا تو انکے سامنے شازیہ بیگم بیٹھی

ہوئی تھی لیکن اسکی آنکھیں عالیہ کو ڈھونڈ رہی تھی

امی عالیہ کہا ہے علی نے پوچھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا وہ آئی تھی لیکن اچانک ہی چلی گئی

علی پریشان ہوگیا وہ اپنا فون ڈھونڈے لگا ہی تھا کے اسکے سائیڈ والے ٹیبل پر ایک خط پڑا تھا اسنے اٹھایا اور پڑھنے لگا

علی مینے کبھی بھی آپسے کچھ نہیں مانگا لیکن آج مانگنا چاہتی ہوں علی میں نے آپسے کبھی بھی پیار نہیں کیا یہ شادی مجھے صرف ابو کے کہنے پر کرنی پڑی یہ شادی میرے لیے محض زبردستی ہے میں جارہی ہوں بہت دور آپ پلیز مجھے بھول جائے ---عالیہ---

نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا کیسے عالیہ تم میرے ساتھ ایسا کے سے کر سکتی ہو آخر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں نوعالیہ میں جانتا ہوں تم کسی مشکل مینں ہوگی میں

نے تمھاری آنکھوں میں اپنےلیے پیار دیکھا ہے مجھے

تمہیں ڈھونڈنا ہوگا تم سے بات کرنی ہوگی وہ بیڈ سے اٹھا

بیٹا کہاں جارہے ہو تمھیں چوٹ لگی ہے لیٹ جاؤ شازیہ

بیگم نے اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا

نہیں امی میں ھیک ہوں میں بس باہر سے عالیہ کو دیکھ

کے آؤں وہ یہی ہوگی مجھے دیکھے بنا نہیں جائے گی علی

نے اپنی امی سے جھوٹ کہا کیونکہ ارگر وہ سچ بتاتا کہ وہ

عالیہ کو ڈھونڈنے جارہا ہے تو شازیہ اسے کہی بھی نہ

چھوڑتی

عالیہ احسن کے ساتھ بیٹھی کار میں جارہی تھی اسکی

آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہہ رہے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ میری جان رو مت اب ہم ہمیشہ کے لیۓ ایک
ہوجاۓینگے احسن نے عالیہ کے ہاتھ کو پکڑا عالیہ نے
یک دم ہاتھ جھٹکا

اچانک انکی گاڑی رک گئی

ڈرائیور گاڑی کیوں روکی احسن نے غصیلی نظروں سے
ڈرائیور کو دیکھا

پتا نوہیں صاحب جی شاید انجین خراب ہوگیا ڈرائیور کے
ساتی احسن بھی گاڑی دیکھ نے نکلا

اچانک انکے سر پے کسی نے ڈنڈا مارا وہ دونوں بے ہوش
ہوگۓ

اینسپیکٹر یہ ہے عالیہ کا نمبر پتا لگ واۓ کے وہ کہاں ہے
کسی بھی حال میں مجھے میری بیوی چاہیۓ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صاحب جی اٹھے ڈرائیور نے احسن کو اٹھاتے ہوئے کہا

احسن اٹھا اور اسنے جیسے ہی ادھر ادھر دیکھا لیکن عالیہ اسے کہی نظر نہ آئی وہ گاڑی کی طرف بھاکا دیکھنے لیکن وہا کوئی نہیں تھا

صاحب جی ایسا تو نہین کے ڈاکئوں نے میڈم جی کو اٹھا لیا

چھوڑو مجھے کون ہو تم لوگ ہاں جانے دو مجھے میں کہتی ہوں چھوڑو مجھے عالیہ پرندے کی طرح پھڑپھڑارہی تھی

چلو جلدی سے اپنے زیور اتار کر ہمیں دو ایک ڈاکوننے عالیہ کی طرف بڑھتے ہوئے بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اینسپیکٹر کچھ پتا لگا کیا علی نے پولیس سے پوچھا

جی بسس عالیہ میم کا نمبر ٹریک ہوگیا ہے بسس یہاں سے تھوری دور اور اینسپیکٹر نے علی کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا

عالہیہ انھیں اپنے سارے زیور دے رہی تھی

پلیز اب تو جانے دو مجھے عالیہ نے کہا

ایسے کیسے جانے دے میڈم جی ان میں سے ایک ڈاکوں عالیہ کے قریب آتا جارہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو میں کہہ رہی ہوں میرے قریب مت آؤ ورنہ اچھا نہیں ہوگا دور رہو عالیہ پیچھے ہورہی تھی

اسنے اپنی دائیں جانب دیکھا جہاں ایک ڈنڈا پڑا تھا اسنے اٹھایا اور آدمی کے سر پر دے مارا اور اب ان چار کو بھی مارنے لگی

تاکہ وہ یہاں سے فرار ہوسکے

وہ بھاگ ہی رہی تھی کے پیچھے سے کسی نے اسے ڈنڈا مار کر بے ہوش کردیا عالیہ دھڑم سے زمین پر گر گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی جیسے ہی عالیہ کے لوکیشن پر پہنچا تو وہاں اسے ایک گاڑی دکھائی دی وہ سب باہر نکلے تو سامنے احسن کو دیکھا جو اپنی گاڑی ٹھیک کروارہا تھا

علی کو عالیہ کی کوئی بات یادآنے لگی جب وہ ہوسپیٹل میں بیہوشی کی حالت میں تھا لیکن کم بیہوشی میں

عالیہ کسی احسنسے بات کرہی تھی فون پے ہاں میں نے سنا تھا وہ کہہ رہی تھی احسن کیوں میرے پیچھے پڑے ہو کہی یہ وہی تو نہیں علی نے خود سے بات کی اور احسن کی طرف دوڑتا ہوا آیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احسن عالیہ کہاں ہے مجھے بتاؤ کہاں ہے میری عالیہ بتاو

ورنہ میں تمھیں جان سے ماردوگا علی نے اپنے غصے پر

قابو رکھ کر اسے دھمکی دی

مجھی نیں پتا میں عالیہ کو لیکے جارہا تھا تو کچھ گنڈوں

نے حملہ کردیا اور وہ اسے لے گۓ

احسن نے پولیس کو دیکھ کر سب سچ اگل دیا

کیا تم یہ بتاؤ تم اسے کس حق سے لے کے جارہے تھے

ہاں وہ میری بیوی ہے وہ صرف میری ہے صرف میری

علی نے احسن کے کالر کو پکڑ کر دھکا دیا

اینسپیکٹر اریسٹ ہم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہاں سے ڈاکوں عالیہ کو کم فاصلے پر ہی لے گ ئے ہونگے علی نے اینسپیکٹر سے کہا

ہاں چلو آگے دیکھتے ہیں

وہ جب آگے آئے بڑھے تو علی کو ایک پرانی فیکٹری نظر آئی جو کب سے بند تھی اور کافی حد تک ٹوٹ چکی تھی وہ فیکٹری کی طرف بھاگا اس کے پیچھے پیچھے پولیس بھی آنے لگی

عالیہ کو جیسے ہی ہوش آیا وہ بندھی پڑی تھی رسیوں سے اسنے خود کو چھڑانے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب اڑ چڑیا بہت شوق ہے نا تجھے اڑنے کا آج میں تیرے یہ پر ہی کاٹ دونگا آدمی اسکی طرف بڑھ رہا تھا لیکن اچانک باہر سے گولیوں کی آواز آنے لگی کمرے میں وہ ایک ہی تھا دوسرے باہر پہرا دے رہے تھے لیکن وہ اپنی جان گوا بیٹھے

آدمی ابھی بھی عالیہ کی طرف آرہا تھا کے اچانک کسی نے اسکے پاؤں میں گولی مار دی

جب عالیہ نے دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئی کیونکہ اس کا علی اسکے سامنے تھا

اسے پہلے آدمی کچھ کرتا پولیس نے آکر اسکو پکڑ لیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی نے عالیہ کی رسیاں کھولی وہ جیسے ہی اٹھی اچانک چکر کھا کے بے ہوش ہو گئی

علی اسکو ہوسپیٹل لا رہا تھا کے سامنے اقبال صاحب اور رشیدہ بیگم کو دیکھ کر شوک ہوگیا

علی بیٹا یہ کیسے اقبال صاحب نے علی سے پوچھا تو علی نے انکو سب بتادیا شکریہ بیٹا ہماری بچی کا خیال رکھنے کے لیۓ

وہ سب باتیں ہی کرہے تھے کے نرس آئی

عالیہ میڈم کو ہوش آگیا ہے آپ لوگ انسے مل سکتے ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب عالیہ کے پاس جا ہی رہے تھے کے ڈاکٹر نے انھیں روک لیا

ڈاکٹر صاحب عالیہ اچانک سے کیوں بے ہوش ہوگئی تھی علی نے سوال کیا

یہ سب اسٹریس کی وجہ سے ہوا ہے اور ایسی حالت میں انھیں اسٹریس نہیں لینا چاہیے

ایسی حالت میں علی نے حیرت سے پوچھا

جی she is pregnant

علی پے تو جیسے کسے نے برف گرادی وہ اپنی خوشی کو سنبھال نہیں پارہا تھا عالیہ کے امی ابو جیسے ہی باہر نکلے ان سب نے بھی یہ بات سن لی سب خوش ہوئے غلی کو سب نے مبارک باد دی

میں عالیہ کو دیکھ کے آؤں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی جیسے آیا تو عالیہ سے منہ چڑانے لگا

علی آئیم سری پلیز مجھے معاف کردے

علی کو عالیہ کا وہ خط یاد آیا وہ اسکی طرف آیا

معافی کیوں مانگ رہی ہو تم تو مجھ سے پیار ہی نہیں

کرتی علی نے عالیہ کا بازو پکڑتے ہوئے کہا

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں علی میرا پیار صرف تم ہو

میرا دل میری جان صرف تم

ایک اور بھی ہے جو ہمیں بہت پیارا ہے

کون عالیہ نے حیرت سے پوچھا

علی نے عالیہ کے کان میں سروشی کرتے ہوئے کہا ہمارا

بےبی

عالیہ نے جب یہ سنا تو اسکا چہرہ گلابی ہوگیا آنکھیں

چمکنے لگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں عالیہ اللہ نے ہمیں اولاد جیسی نعمت سے نوازا ہے علی
نے عالیہ کے ماتھے پر بوسہ دیا

5 years baad

اففف دونوں باپ بیٹوں نے شور تو مچایا ہوا ہے عالیہ
آئینےکے پاس کھڑی بال سلجھارہی تھی

پاپا چلے آج تو ماما کو پکڑ کے دکھائے عمر نے علی کو
چیلینج کیا

ہاں ضرور بیٹا

علی اب عالیہ کو پکڑنے آرہا تھا

تو علی تو اب عالیہ بھی بھاگنے لگی اور یوں ہی اب انکی
زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں تھی

ختم شدہ۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
SIRF TUM | By Aliya Khan (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہوگا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk/
fb.me/CrazyFansOfNovel